رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۱ فروری ۱۹۱۳ء | نمبر ۸

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای ایم ویری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۶پائی /ا	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	/ا	عقائد اسلامیہ	/۱۰
اُردو کی پہلی کتاب	/ا	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	/ا	ینابیع الاسلام	/۸
اُردو کی دوسری کتاب	۲/و۳/	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	/ا	حیات المسلمین	/۸
اُردو کی تیسری کتاب	/۳	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	/۳	تحقیق الایمان	/۴
اُردو کی چوتھی کتاب	/۴	گورمکھی قاعدہ	۳پائی	تواریخ محمدی	/۴
رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا	/ا	اِسلام میں مسیح اُردو	/ا	تعلیم محمدی	/۴
رومن اُردو کی پہلی کتاب	/۲	خدائے اِسلام	/۲	دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	/۲
رومن اُردو کی دوسری کتاب	/۳	ینابیع القرآن	/۳	ستیارتھ پرکاش درپن اردو	/۸
دیہاتی سوال وجواب	۶پائی	الکفارہ	/۰	سمپردائے	۶/و/۱۰
سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۶پائی	بائبل یا قرآن	/۱۰	ویدوں کی تعلیم	/۱۰
سوال وجواب رومن اُردو	۶پائی	مسیح ابن اللہ	/۲	حل مشکلات حصہ اول اُردو	/۶
سوال وجواب گورمکھی	۶پائی	اثمار شیریں	/۳	تحقیق بائبل	/۴
شبد و غزلیں اُردو	/ا	میزان الحق	/۴	طالبان حق	/۹
شبد و غزلیں گورمکھی	/ا	طریق الحیات	/۲	تواریخ بائبل	عہ/
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	/ا	کشف القرآن	/۶	حیات مسیح	/۱۲

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول (من تصنیف ایڈورڈ اے آینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے ہے تاکہ بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر ۶ر ۸ر

صحت جسمی (من تصنیف قاضی میر محمد کونجھی۔ فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہرایک خاندان کے ساتھہ رہنی چاہیے ✦

انجیل برنباس (من تصنیف عبدالاحد از کانگڑہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی ہپادری نگیسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر ✦

مسیح کی تعلیم (من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹس صاحب۔ جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر اُردو ۸ر۔ اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہرایک مسیحی کو چاہیے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے ✦

خاندانی فرائض (۱۲۰ صفحے۔ قیمت اُردو ۴ر۔ ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں۔ تو زندگی کی خوشی اور مبارک بادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی ✦

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صرف گنی قیمتی ہے ✦

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اُردو ۸ر ✦

ویدوں کی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۱ر ✦

ذات وچار ۔ فارسی اُردو قیمت ۲ر ✦

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۲ر ✦

دائی گری (من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھہ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو عا۔ فارسی اُردو عہ ✦

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہرایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے ✦

ہدایت تیمارداران (یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت عہ یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد چھپ کر تیار ہوجائیگی

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:-

۱۔ بھگیل سنگھہ نمبردار۔ ۲۔ اسبادی نوکری۔ ۳۔ سیک جیون ۴۔ بیں رہدا پھرداہاں۔ ۵۔ پھرکی۔ ۶۔ ایک کُٹی دی کتھا۔ ۷۔ سیونک کھاگئی ✦ ۸۔ ذات ورن۔

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸ر	✦ شعاع نور حصہ اول و دوم ۵ر ✦
راہبن کروسو ۱۲ر	✦ طیطس رفیق صلیب ۸ر ✦
طلائی شمعدان ۴ر	✦ تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر
مارکو پولو کا سفرنامہ ۸ر	✦ مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۲ر
روح سے معمور زندگی ۴ر	✦ القاب مسیح ۴ر ✦
طریق دعا ۴ر	✦ روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم۔ بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ۔ ۴ر ✦



فہرست مضامین

(۱) گلدستہ اخبار		صفحہ ۳
(۲) اخبار کی بہار		۴
(۳) کلام کے نظارے وغیرہ وغیرہ	اڈیٹر	۵
(۴) اقتباس منفیہ کمال پہونچنے کی کیا ہی		۶
(۵) مسیحی سورس وغیرہ	مسٹر ایل جیری	۸
(۶) چاک نمبر ۵ میں کسمٹے	پاسٹر بادہ ناصر	۸
(۷) مراسلات	ڈاکٹر برخوردار خاں	۹
(۸) نظارہ لعنت اور نشان صلیب	مسٹر جگموہن سنگھ	صفحہ ۹
(۹) فرقہ بندی	مسٹر بی۔ ایم۔ چندا	۱۰
(۱۰) میاں بیوی کا دینی مناظرہ	مسٹر ایس بیبل	۱۰
(۱۱) روح القدس کی تمثیری ثوری	پادری۔ این پرید اس	۱۰
(۱۲) بہاروی	پادری جوزف بہاری لعل	۱۳
(۱۳) غزل	مسٹر رہسا	۱۳
(۱۴) انتخاب الاخبارات		۱۳

نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۲۱ فروری ۱۹۱۳ء

گلدستہ اخبار

مرزاپور میں ایک ہزار ساٹھ لوگ فیمن کیمپ میں مزدوری کر رہے ہیں اور آٹھ ہزار تین سو تیس لوگ نہروں پر کام کر رہے ہیں بنارس میں ۴۴۳ لوگ مزدوری پر اور ۵۵۰ لوگ مفت امداد پر ہیں۔

گورنمنٹ نے ایک مسودہ قانون پیش کیا ہے۔ جس کی رو سے حکام کو اختیار دیا گیا ہے کہ بعض مقررہ رقبوں کے اندر ہوائی جہازوں کے پرواز کی ممانعت کر دیجائے اور ان سے یہہ چاہا جائے کہ جب خشکی پہ اترنا ہو تو بعض معینہ رقبوں کے اندر اترا کریں اور اگر وہ اطلاعی جھنڈیاں دکھانے پر ان کا لحاظ نہ کریں تو جائز ہوگا کہ اُن پر آتشبازی کی جائے۔ یا دوسرے طریقے سے قانون کی پابندی کرنے پر مجبور کئے جائیں۔

۱۱ فروری لنڈن صوفیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ مقام ست ارمڑا کے سوا جہاں جنگی جہاز ترکوں کی مدد کے لئے موجود تھے ترکوں کے حملات رد کرنے کے بعد اہل بلغاریہ کے چھ کلو میٹر پیچھے ہٹ گئے۔ اور وہاں اُنہوں نے نئے مورچے قائم کئے۔

انہیں نقصان بہت کم پہونچا ترکوں کے پچاس افسر اور پانچ ہزار آدمی کام آئے اور اس سے دو چند زخمی ہوگئے انہیں یہ نقصان توپوں کی باڑھوں کے سبب سے پہونچا۔

اہل بلغاریہ نے یہ بھی خبر دی ہے کہ ترکوں کی جو فوج چارکوئی میں جہازوں سے اتری تھی ہم نے اُسے بھی سخت نقصان پہونچایا۔ اور ہزار ہا آدمیوں کو ہلاک اور زخمی کیا۔

بلغریڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ اخبار "سموجار اوار" یہ اعلان کرتا ہے کہ بلغاریہ رومینیہ کے درمیان جو نزاع تھی اس کے متعلق باہمی تصفیہ ہوگیا۔

صوفیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ دوشنبہ کو چرکیتی کی لڑائی میں قریباً ایک ہزار ترک اور ۶۰ بلغاری کام آئے۔ ایڈریانوپل پر وقفہ وقفہ گولہ اندازی ہو رہی ہے۔

قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ زیر کمان انور بے جو مہم روانہ ہوئی اُن کو زیادہ اہمیت دیجاتی ہے۔ اس مہم میں قریباً ۶۰ ہزار سپاہ جو بسلامتی ترگلی میں جہاز سے اتاری گئی۔ جنگی جہاز ساحل سے ترپیں دغ رہی تھیں۔ بظاہر بلغاری فوج ارجنجا لائیس کی جانب ہٹ گئی ہے۔ جہاں ہر طرف سے یہ توقع ہے کہ عام جنگ ہوگی بیشتر سے جو فوج بڑھ رہی ہے وہ انور بے کی شریک ہوگی۔

قسطنطنیہ ۱۵ فروری ۱۳ ماہ حال کو بولیر کے مقام پر سخت لڑائی ہوئی۔ فریقین نے معتدبہ نقصان اُٹھایا۔

کوینیا ۱۵ فروری انگریزی جہاز "یا موختہ" نے بحری سپاہ کا ایک دستہ خشکی پر اتار کر ترکی اور دول محافظ کے جھنڈوں کو فرحت اور ناز کا اظہار کرتے ہوئے گرا دیا۔ اور اس کی جگہ یونانی جھنڈا بلند کیا۔ اہل کریٹ نے یونانی اور دول محافظ کے حق میں جوش کا اظہار کیا۔

صوفیہ ۱۵ فروری اڈریانوپل میں قونصلوں کی اس درخواست کے متعلق کہ غیر ملکیوں کو اڈریانوپل سے چلے جانے کی اجازت دی جائے۔ بلغاری گورنمنٹ نے اب اس اصول سے اتفاق کیا ہے کہ اڈریانوپل کے غیر ملکی باشندوں کے لئے کسی محفوظ مقام میں رہنے کا بندوبست کیا جائے۔ بلغاری گورنمنٹ اپنے فوجی حکام سے کسی ایسے طریقہ پر کاربند ہونے کیلئے مشورہ کر رہی ہے۔ جس سے محاصرہ کی کارروائی میں فرق نہ پڑے۔

قسطنطنیہ ۱۶ فروری۔ ترکی آہن پوش جہاز "آثار توفیق" جو شیدیا کے قریب خشکی پر چڑھ گیا تھا۔ وہیں چھوڑ دیا گیا جہاز مذکور کے سپاہی اور عہدہ دار قسطنطنیہ میں پہونچ گئے ہیں۔ بلغاریوں کا بیان ہے کہ یہ جہاز بلغاریوں کی بچھائی ہوئی سرنگ سے ٹکرا گیا تھا۔ اور آخر کار سرنگیں بچھانے والے بلغاری دستے نے اُس کو تباہ کر دیا۔

پختہ خیال ہے کہ یونانی کا تمپیہ کے مقام پر جو گیلی پولی کی مغربی جانب میں واقعہ ہے اپنی فوجوں کو خشکی پر اتارنے اور عقب کی طرف سے گیلی پولی اور بولیر پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اخبار کی بہار

آجکل سائنسدان نت نئی ایجادیں کر کے اہل علم کو حیرانی میں ڈال رہے ہیں۔ اور وہ وقت دور معلوم نہیں ہوتا جب سائنسدانوں کے نقطۂ خیال سے موجودہ سائنس تکمیل کو پہونچ جانے والی ہے چنانچہ حال ہی میں ایک ایسا آلہ ایجاد ہوا ہے جس کے ذریعہ سے اخباریں سنی جایا کریں گی۔ اس کے موجد مسٹر فرنیڈ دائے نامی ایک مشہور سائنسدان ہیں۔ آلہ اوپٹوفون ہے۔ جس کا لفظی ترجمہ سامع النور کیا جاسکتا ہے۔ وہ بدقسمت لوگ جن کی آنکھیں قسمت نے چھین لی ہیں۔ جن کے لئے رات اور دن سیاہی اور سفیدی یکساں ہے۔ اس آلہ کے ذریعہ یہ تو معلوم کرسکینگے کہ دن ہے یا رات۔ یہ ایک صندوقچہ سا ہے جو ایک طرف سے کھلا ہے اور تاروں کے ذریعہ سے ٹیلیفون لگی ہوئی ہے۔ جب آلہ کو ایک دفعہ درست کر دیا جاوے اور پھر اس کا منہ کسی زیادہ روشن چیز کی طرف (مثلاً کھلی کھڑکی یا سفید کپڑا) کر دیا جاوے تو ٹیلیفون میں شور پیدا ہوجاتا ہے۔ جس سے اندھے کو بھی معلوم ہوجائے کہ سامنے روشنی ہے۔

ملک بلجیم کے ایک جیلخانہ کا ایک قیدی عجیب چالاکی سے فرار ہوگیا ہے۔ اس نے اپنے پیر میں کسی طریقے سے زخم لگایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا ڈاکٹری علاج شروع کیا گیا اور مرہم پٹی ہونے لگی اس کی مرہم پٹی کے لئے اُس کو جو پٹیاں ملتی تھیں۔ ان کو وہ ہسپتال میں چھپا رکھتا تھا۔ ان پٹیوں سے اُس قیدی نے ایک رسہ تیار کیا اور اس رسے کے ذریعہ وہ اپنی کوٹھڑی سے باہر نکل کر بھاگ گیا۔ آفرین اُس کی چالاکی پر۔

جنگ ٹرکی کے متعلق متضاد خبریں آرہی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ جنگ کے اصل حالات کیا ہیں۔ کلکتہ کے اخبار سٹیٹسمین کو ۹ فروری کو ایک تار آیا کہ گیلی پولی کے جنگ میں پندرہ ہزار ترک مارے گئے۔ اور دس ہزار ترک قید کر لئے گئے۔ ہوائی جہازوں سے بارودخانہ پر گولے پھینکے گئے۔ اسی اخبار کو ۱۱ فروری کو اس مضمون کا تار آیا۔ کہ ایڈریانوپل کی طرف سے بلگیریا کی خوب مدافعت ہو رہی ہے چونکہ بلگریا کے بہت سے سپاہی مارے گئے ہیں۔ اس لئے حملہ کی طاقت کم ہو رہی ہے۔ قسطنطنیہ کی انجمن اتحاد ترقی کے ایک سرگروہ ممبر کی ایک پرائیویٹ چٹھی کلکتہ میں موصول ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انور بے کمال کا دلیر آدمی ہے۔ اس کی جرات نے ترکوں کے اندر نئی جان پھونک دی ہے پچھلے دنوں قسطنطنیہ سے غائب ہوگیا اور کسی کو معلوم نہ ہوا کہ وہ کہاں تھا۔ بات یہ تھی کہ وہ بمشکل سے بلگرین فوج کے ہاتھ میں پڑتے پڑتے بچا۔ اور ایڈریانوپل میں داخل ہوگیا۔ وہ وہاں دو دن تک رہا۔ اور وہاں کی فوج اور لوگوں سے پکا وعدہ لیکر آیا کہ وہ کسی صورت میں ایڈریانوپل کو حوالہ نہ کرینگے جنگ کے متعلق جو خبریں آئی ہیں وہ متضاد ہیں۔ ٹرکی خبریں اور بلغاری خبریں آپس میں نہیں ملتیں۔ بولیر، چارکوئی ٹمیا اور پٹودیمہ میں ترکوں کو خشکی پر فوج اُتارنے میں ناکامی ہوئی۔ اور اُن کے بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ترکی بیان ہے کہ بلغاریوں کے مورچے بلیری میں تباہ کر دیئے اور اگبورن میں ترکی فوج خشکی پر اُتار دی گئی۔ سقوطری میں تین دن کی سخت جنگ سے فریقین میں سے ترکوں کا زیادہ نقصان ہوا۔ قسطنطنیہ کی خبریں ہیں کہ ۹ فروری کو ترکوں نے بلغاریوں سے شتلجہ کے قریب کئی مورچے چھین لئے۔ ایشیائے کوچک سے ہزاروں کی تعداد میں فوجیں چلی آرہی ہیں۔ الہلال کلکتہ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ترکوں نے کئی معرکوں میں بلغاریوں پر فتح حاصل کی۔ اور بلغاریوں نے ایڈریانوپل کو ناقابل تسخیر سمجھ کر چھوڑ دیا۔ ان کے ۱۱ ہزار آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ صوفیہ کی خبر ہے کہ پٹودیمہ اور چارکوئی میں ترک پسپا ہو گئے۔ جنگ بولیر میں ۵ ہزار ترک مارے گئے۔ ایک بلغاری ڈویژن نے ایک ترکی ڈویژن کو تباہ کر دیا۔ ایڈریانوپل پر گولہ باری جاری ہے۔ قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ انور بے نے ۱۱ گلی ہیں ۶۰ ہزار فوج خشکی میں اُتار دی۔ اور سرکاسے مسلمانوں کی ایک فوج مُڈیا میں خشکی پر اُتار دی گئی۔ بلغاری شتلجہ سے پیچھے ہٹ گئے۔

۱۳ فروری کی صوفیہ سے خبر ہے کہ چارکوئی میں دو دن میں دو ڈویژن خشکی پر اُتارے گئے۔ تیسرے روز صبح کو بلغاریوں نے حملہ کر کے ان کو جہازوں میں بھگا دیا۔ اور جہاز وہاں سے تیزی کے ساتھ روانہ ہوگئے۔ قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ ۱۳ فروری کو تمام دن ایڈریانوپل پر سخت گولہ باری ہوتی۔ بلغاری ہوائی جہاز نے بم کے کئی گولے پھینکے گیلی پولی میں سخت جنگ ہوئی ترکوں کا بلیر میں کم نقصان ہوا۔ بلغاری ایک انچ آگے نہ بڑھ سکے۔ اب وہ مورچہ بندیاں کر رہے ہیں۔

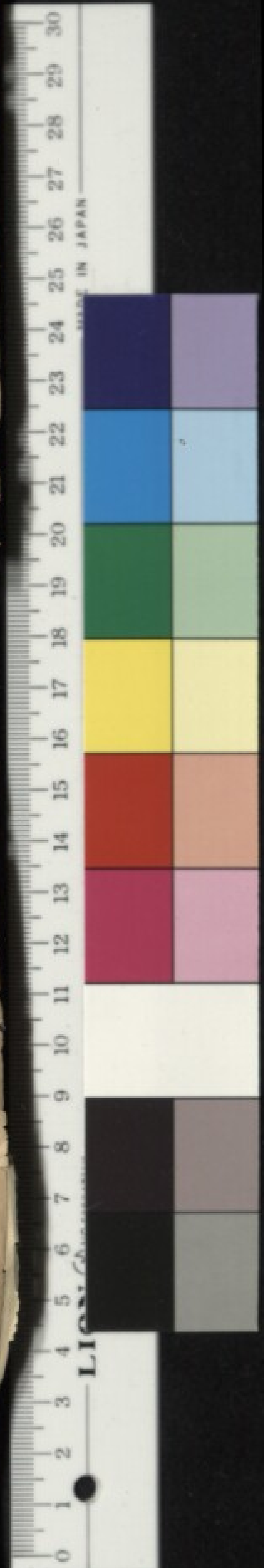
صوفیہ کی ایک تاربرقی میں بیان ہے کہ ہفتہ کو بلیر میں پانچ افسر اور چار سو بارہ آدمی طرح بلغاریہ کے زخمی ہوئے۔ اور ۵ افسر اور کچھ لوگ مارے گئے۔ ترکوں کی طرف بے حد نقصان ہوا ان کی طرف ۲۰ افسر کام آئے اور بہت سی تیز دم توپیں اور بندوقیں اور سامان رسد چھن گیا۔

۱۱ فروری اخبار کلکتہ اخبار سٹیٹسمین نے مندرجہ ذیل خاص بحری تار بسبق مورخہ ۸ فروری جو لنڈن سے آئی تھی شایع کی ہے خبر آئی ہے کہ گیلی پولی کے جنگ میں ۱۵ ہزار ترک مارے گئے۔ اور ۱۰ ہزار ترک قید کر لئے گئے۔ ہوائی جہازوں نے سلاح خانہ پر بم کے گولے اُتارے

سنتنجی ایک تاربرقی میں درج ہے کہ سرکاری حیثیت سے بیان ہوا ہے کہ مقام بردن جولاہی اہل جبل اسود کے ۴ ہزار آدمی قتل اور زخمی ہوئے۔ اور ترکوں کی طرف سے ۴ ہزار مقتول و زخمی میدان جنگ میں پائے گئے۔

تاراپوس میں تین دن سے نہایت سخت جنگ ہو رہی ہے۔ اور ابھی تک جاری ہے۔

گورنمنٹ بنگال نے ایک کمیٹی اس غرض کے لئے مقرر کی ہے کہ ہندوستان میں طبقہ اناث کی تعلیم کو ترقی دینے کی سکیم پر غور کرے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۶

ابراہام کے ساتھ خدا کے وعدے جواب تک پورے ہوتے ہیں۔

آدم کے وقت سے دنیا میں گناہ نے اپنا قدم رکھا۔ اور اُس کے بعد اُس کی زیادتی کے سبب سے خدا کا قہر اور عذاب نازل ہوا جیسا کہ ہم نے گزشتہ بیانات میں دیکھا اور گناہ کے نتیجہ کے سبب سے طوفان کا سلسلہ بھی منقطع ہوا۔ پر ان واقعات کے ساتھ نیک بندوں کا بیان بھی ملتا ہے۔ جو صادق کے نام سے ملقب ہوئے۔ جن میں سے بڑا مشہور ابراہام ہے ایک بزرگ تھا جس کا پورا بیان کتاب پیدائش میں مندرج ہے۔ وہ اپنے مضبوط ایمان اور خداپرستی کی وجہ سے ایمانداروں کا باپ بھی کہلاتا ہے اس کا ایمان آزمایا گیا جس کی وجہ سے وہ برکتوں اور بڑی نعمتوں کا وارث ہوا جو حضرت اس بندہ خدا کی اب تک اور دنیا کے آخر تک حاصل رہیگی۔ جو یہ تھی کہ "تو ایک برکت ہوگا" پیدائش ۱۲ : ۲ اور "دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پاوینگے" پیدائش ۱۲ : ۳۔ یہ اشارہ اس نجات دہندہ ہمارے خداوند یسوع مسیح سے ہے جو اس بزرگ کی نسل سے پیدا ہوا جس کے سبب سے وسیع معنوں میں یہ بزرگ نہ صرف یہودیوں کا باپ بلکہ تمام دنیا کے ایمانداروں کا باپ کہلانے کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اور اب تک تمام دنیا کے مسیحی بڑے فخر سے ابراہام کے فرزند کہلانے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اس بُری اور گناہ آلودہ دنیا میں خدا کے ایسے نیک لوگوں کا زمانہ بزمانہ ظاہر ہونا خدا کے جلال اور اس کی حکمت کو ظاہر کرتا ہے جن کی زندگیوں کے نمونے دوسرے لوگوں کے لئے قابل تقلید ہوتے ہیں۔ سچ مچ ابراہام کی زندگی کی داستان ایمانداروں کے لئے قابل نمونہ ہے۔ اس کا اپنے وطن سے نکلنا۔ خداپرستی کا شوق۔ محبت کا نمونہ اور ایمان کی مضبوطی وغیرہ وغیرہ سب باتیں کچھ کم روحانی نہیں ہیں۔ نہ صرف یہودی اور عیسائی اس بزرگ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بلکہ اہل اسلام کی نظروں میں ابراہام کی وہ عزت اور حرمت ہے جو کسی دوسرے کی نہیں ہے یہاں تک کہ وہ اُس کے مذہب کو قدیم مذہب قرار دے کر اس کو اسلام کا بانی مبانی قرار دیتے ہیں اور موجودہ اسلام کو اس کی بنا پر قائم کرنا چاہتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بزرگ سب کی نظروں میں معتبر ہے۔ اور اب تک تمام دنیا کے لوگ مسیحی ہو کر اس ایماندار کے فرزند بن کر مسیحی جماعت میں شریک ہوتے اور اس طرح خدا کے وہ قدیم وعدے پورے ہورہے ہیں۔ جو اُس نے ابراہام سے کئے تھے۔

جواب کسر صلیب نمبر ۱

رد دلیل دوم

قولہ:۔ دنیا میں ہم ہر ایک چیز کو دوسری چیز سے جب الگ سمجھتے ہیں تو ہمیشہ ان کے عوارض وصفات کے مختلف ہونے کی وجہ سے ورنہ اگر صفات اور عوارض کے اختلاف کی وجہ سے موصوف مختلف نہ سمجھے جاویں۔ تو دنیا کا کارخانہ ایک ہی آن میں درہم برہم ہوجاوے۔ الخ

اقول۔ اس لئے تو ہم انجیل مقدس میں خداوند یسوع مسیح کی دو ذاتوں کا ذکر پاتے ہیں۔ اوّل الٰہی ذات۔ دوئم انسانی ذات اور بوجہ عوارض اور صفات کا دعوےٰ الگ الگ سمجھنا چاہئے۔ نہیں تو ضرور گڑبڑ ہوگی۔ لیکن ہمارے خداوند یسوع مسیح کی ایک ذات کے قائل ہونا اور اُس کی الوہیت کا انکار کرنا بالکل انجیل مقدس کی تعلیم کے برخلاف ہے۔ قرآن کی آیت جو اس کی دلیل میں راقم مضمون کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ یعنے مسیح اگلے رسولوں کی طرح ایک تھا۔ اُسکی ایک ماں تھی۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے محض اس کی انسانی ذات کا ذکر کرتی ہے جس میں اس کی الوہیت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ لیکن قرآن کی دوسری آیات میں اس کی الوہیت کا کچھ بیان نکلتا ہے جو یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

(۱) وہ کلمہ من اللہ تھا اور مرتبہ والا دنیا و آخرت میں تھا سیپارہ تیسرا سورۃ آل عمران رکوع ۴ و ۵ (۲) وہ رسول کلام اور روح اللہ تھا۔ ۶ سیپارہ۔ سورۃ النساء رکوع ۲۳ اور رکوع ۲۴ اور سیپارہ ۲۵ سورۃ زخرف رکوع ۶ (۳) وہ اپنے لوگوں کا رب ہے سیپارہ ۱۸ سورۃ مومنین رکوع ۴ ان سے پایا جاتا ہے کہ یہ عوارض اور صفات جو ایک ہی انسان میں پائے گئے وہ دو ذاتیں رکھتا ہوا خدا مجسم تھا جس کا دعوےٰ انجیل میں ہے۔ اور عیسائی مانتے ہیں۔ پر اسلام مروجہ اس کا انکار کرتا ہے۔ حالانکہ قرآن اس کی طرف دھیمی سی روشنی ان اقوال اور خفیف سے بیانات سے ڈالتا ہے۔ پر اصل مطلب تک نہیں پہونچتا۔ اور یہ قصور پہلی کتابوں کا نہیں۔ بلکہ اس غلط بیانی اور غلط فہمی کا ہے جو یسوع مسیح کے وقت یہودیوں میں اور اس کے بعد مسلمانوں میں پھیلتی گئی۔ اور اب تک چلی آتی ہے۔ پر یہ صداقتیں مسیحیوں میں شروع زمانہ سے مسلم اور درست چلی آتی ہیں۔ اور اُن کو جھٹلانا کلام آلہی کو رد کرنا ہے۔

پینے کی کیل پر لات مارنا

شروع زمانہ ہی سے دین عیسوی کی مخالفت ہوتی چلی آئی ہے۔ جس سختی کے ساتھ دنیا میں اس مذہب اور اس کے بانی خداوند یسوع مسیح کی مخالفت ہوتی رہی ہے۔ اور کسی دوسرے مذہب کی نہیں ہوئی۔ لیکن یہ عجیب حیرت انگیز معاملہ ہے کہ جیوں جیوں اس کی مخالفت ہوئی تیوں تیوں اس مذہب کی اشاعت بڑھتی چلی گئی اور تا ہنوز باوجود ہر طرح سے زمانہ کے ایک بڑا بھاری پلٹا کھانے کے اس کی ترقی کی دھیمی رفتار روبہ تنزل نہیں۔ بلکہ روز افزوں ترقی بلکہ نمایاں ترقی دیکھ کر مخالف حیران ہیں۔ جس شخص نے اس کی مخالفت کی

اس کو یہ مذہب بموجب عنوان بالا کے پنپنے کی کیل ثابت ہو جس قوم اور فرقہ نے اس کی مخالفت کی اس کو یہ ایسا ہی دکھلائی دیا حتیٰ کہ جس با اختیار اور عالی وقار حاکم نے اُس کی برخلافی کی اس کو یہ ہر طرح سے پنپنے کی کیل ہی نظر آیا۔ ہمارے اس بیان کی تصدیق تواریخ کلیسیا کے اوراق کو دیکھنے سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ ہمارے ملک کے لوگ مغربی روشنی سے مستفیض ہو کر اور صاحب علم و عقل ہو کر اور ان ذرائع سے دولت حاصل کر کے مغرب کے ملک میں اپنی ترقی اور بہتری کی خواہش سے دلوں میں مختلف ارادے رکھ کر جاتے ہیں اور وہاں سے اپنے خیالات بذریعہ رسالوں اور اخبارات کے ظاہر کرتے اور سب باتوں میں اس ملک کی تعریف کرنے کے بعد مذہبی پہلو کا بیان کرتے ہوئے نہایت بے تکی اور بے ثبوت باتیں لکھتے ہیں اور مذہب عیسوی کو بے حقیقت بتلاتے ہیں۔ ایسا ہی آجکل خواجہ کمال الدین صاحب کر رہے ہیں جو اپنے خیالات اخبار زمیندار میں لکھ رہے ہیں۔ اور مخالفت کر رہے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ کام پنپنے کی کیل پر لات مارنے سے بڑھ کر نہیں ہے۔ ان کا اپنی ہی تحریر سے اسباب کا اظہار ہو رہا ہے جس کو آئندہ پرچہ میں مختصر لکھینگے۔

ہم کو افسوس ہے کہ جیسا چاہئے ہم مسیحی اپنے منجی خداوند یسوع مسیح کے عمدہ اور اعلےٰ نمونے پر جو اس نے نہ صرف تعلیمی اور باتوں کے ہیچ پیچ سے دیئے۔ بلکہ انسانی شکل و صورت اور وجود اختیار کر کے عملی طور سے ایک کامل نمونہ ہمارے سامنے رکھا۔ اور کسی قسم کا نقص اور کمی اُس میں پائی نہیں جاتی لیکن مسیحیوں میں اس کے برعکس دوسری اقوام کی طرح وہ کمزوریاں اور نقص پائے جاتے ہیں کہ جن سے مسیحی دین پر نکتہ چینی کرنے کا موقع دوسری قوموں کو ملجاتا ہے۔ ہمارے ہمعصر پیسہ اخبار کو موقع ملا ہے کہ وہ مسٹر سی۔ ایف۔ اینڈریوز کی کسی کتاب بنام "ایسٹ اینڈ ویسٹ" کے حوالہ سے اپنے اخبار مطبوعہ ۲۵ جنوری ۱۹۱۳ء میں "عیسائی لوگوں میں ذات پات" کا عنوان دے کر ایک نوٹ لکھتے ہیں۔ جس میں وہ مسلمان مذہب کو عیسائیوں پر فوق دیتے ہیں۔ لیکن اسباب کا ان کو علم ہے کہ ایسا کرنے سے مسیحی اپنے منجی و منجی کی تعلیم سے خلاف چلتے ہیں۔ کیونکہ وہ تحریر کرتے ہیں کہ "نہ معلوم یہ لوگ سے حضرت مسیح کہ جن کے نام پر اس دھرم کو پرچار کیا جاتا ہے۔ کیا کہتے ہونگے؟" اور ہم کو افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح مسیحیوں کی اس سخت غلطی اور گناہ کو دیکھ کر سخت ناراض ہوتا ہوگا۔ کیونکہ جب وہ اس دنیا پر تھا تو اس نے بات بات میں تعلیم و نمونے میں اس عمل کو بخوبی واضح کر کے دکھلایا کہ "محبت" اس کا مذہب تھا اور "محبت" اس کے شاگردوں کی شناخت کا نشان تھا اور جہاں یہہ کشش موجود ہو وہاں ذات پات کی زبون اور ہر قسم کے تفرقے پیدا کرنے والی بُرائی کا بیخ و بن سے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ درحقیقت ذات پات کا برباد کن اور زہریلا مادہ کچھ ہمارے ملک ہندوستان میں ایسا پھیلا ہوا ہے کہ جو لوگ دیگر اقوام میں سے عیسائی ہوتے ہیں اُن کی یہہ کمزوری عیسائیوں میں بھی جہاں کہ ذات کچھ وقعت نہیں رکھتی قائم رہتی ہے۔ مگر ایک سچے مسیحی میں یہہ عیب نہیں ہونا چاہئے۔ ایسا ہونے سے ضرور ہمارے خداوند کے نام کی تکفیر ہوگی۔ جس کے لئے اس کو بھی جواب دہ ہوگا اور ایسے لوگ دوسروں کو حقیر سمجھنے کے گناہ کے مرتکب ہونگے۔

لیکن ہم اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ ہمعصر نے جو مسیحیوں کو اسلام سے سبق سیکھنے کی بابت فرمایا ہے وہ غلط ہے۔ جبکہ مسیحیوں کے پاس عملی نمونہ موجود ہے جس کے سبب سے مساوات کا اعلےٰ اصول اور نمونہ اسلام سے کہیں بڑھکر موجود ہے۔ تو ان سے سبق لینے کی کیا ضرورت ہے۔

اگرچہ یہ خوبی صرف مسیحی مذہب کی ہی ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کو بلا تفریق ایک درجہ مساوات کا دیتا ہے۔ اور ہمارے ملک ہندوستان کے قدیمی ذات پات اور چھوت چھات کے سخت اور افسوسناک خرابیوں کی جڑ کے بندھنوں کا توڑنے والا صرف مسیحی مذہب ہے۔ لیکن اس میں کچھ قدرے حصہ اسلام نے بھی لیا ہے۔ جو مختلف ذاتوں کو کلمہ پڑھنے کے ذریعہ سے اسلام کے زمرے میں داخل کر کے ذات کی زنجیروں کو توڑتا ہے۔ اور ہندوؤں کے بڑے ریفارمر سوامی دیانند صاحب مرحوم نے بھی خاص اصلاح کی جس کی وجہ سے ذات پات کے بڑے بڑے قلعے جنبش کھا گئے۔ اور شدھی کا طریق نکلا جس کا احاطہ یہاں تک وسیع کر دیا گیا کہ سب اعلےٰ و ادنیٰ ذاتوں کے لئے رستہ کھولا گیا۔ مگر بھلا یہ کب ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ زمانوں کی زنجیریں ایک تھوڑے سے وقت میں ٹوٹ سکیں؟ پرچہ آریہ سماج کے Moral Courage حوصلے اور دلیری کی تعریف کرتے ہیں کہ انہوں نے [illegible] باوجود سخت مخالفت کے اب تک وہی جدوجہد قائم رکھی ہے۔ لیکن جو شدھی کا طریق انہوں نے جاری کر رکھا ہے اُس کی کامیابی ابھی تک نظر نہیں آتی۔ بلکہ اب تک شدھیاں جو کی بھی گئی ہیں چھوت کر بچوں کی کھیل کی طرح مٹ جاتی ہیں۔ جس کا ذکر نہ صرف دیگر ہندو اخبارات میں بلکہ خود آریہ اخبارات میں شایع ہوتا رہتا ہے۔ اگرچہ اس کام میں سر توڑ مخالفت اور ہر قسم کی سخت دقتیں واقع ہوں گی۔ مگر صبر اور استقلال سے رفتہ رفتہ ذات کی قبیح رسم چکنا چور ہو جاویگی جس نے زمانوں سے بے شمار بنی آدم کو ذلیل اور حقیر بنا رکھا ہے۔ دین عیسوی کے خادمان بڑے استقلال اور جانفشانی کے ساتھ اس امر میں ساعی و کوشاں ہیں۔ اگر دوسرے مذاہب بھی اپنی کوششوں کو جاری رکھیں تو یہ ذات کی خرابی ضرور جاتی رہیگی۔ چاہئے کہ بنی آدم میں ذات کا تفرقہ جو ایک ہمجنس کو دوسرے کی نظروں میں حقیر بناتا ہے بالکل ہمارے ملک سے جاتا رہے۔ اور مساوات کا درجہ سب کو حاصل ہو۔

ہند میں ۳ سنڈے سکول گریڈ ہیں اور ۶۰ پروٹسٹنٹ اور ۴۰ پروٹسٹنٹ کمیٹیاں۔ دکھن ایشیا اور ملیشیا میں اسی مشنری سوسائٹیز کام کرتی ہیں۔ ان میں سے ۷۰ میں سنڈے سکول جاری ہیں جنہیں ۳۵ ہزار انگلیز استاد سکھلاتے ہیں اور ۹ لاکھ ۳۵ ہزار طلبا ۶۰ سے زیادہ زبانوں میں کلام کو سیکھتے ہیں



اقتباس

شراب خوری کی عجیب سزا

مشہور آلیور کرومویل کے زمانہ میں انگلستان کے شمال میں وہاں کے مجسٹریٹ صاحبان شرابیوں کو تاؤناً عجیب قسم کی سزا دیا کرتے تھے جو یہ تھی کہ وہ شرابی کو ایک Drunkard's Cloak پہنایا کرتے تھے۔ یہ ایک طرح کا پیپا ہوتا تھا۔ جس میں سر نکلا رہتا تھا۔ اور ہاتھوں کے لئے دو سوراخ ہوتے تھے۔ اور اس طرح وہ تمام گلیوں میں پھرایا جاتا تھا۔ اور عوام الناس اس کو نفرت سے دیکھتے تھے۔

جس طرح سے ایک ملک کا دستور تھا کہ چوروں کی پیشانی پر داغ دیتے تھے اور وہ آدمی اس داغ کے سبب سے دیر تک اپنی چوری کی بُری عادت پر اس داغ کو دیکھنے سے سوچکر پھر ایسا کرنے سے رُک جاتا تھا۔ اسی طرح سے خدا نے ہمارے پہلے والدین آدم اور حوا کی پہلی خطا کے سبب سے اُن کو عدہ خوشی اور آرام سے نکالکر دنیا کی تکلیفات میں ڈالدیا۔ اس واقعہ کو سوچکر ہم کو بھی ہمیشہ یاد کرنا چاہئے۔ کہ حرص اور ہوس کیسی بُری چیز ہے کہ جس نے ہمارے بزرگوں کو کیسا نقصان پہونچایا اور اب تک ایسی حرکتوں سے قسم قسم کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ کیا یہ باتیں ہمارے سوچ و فکر کے لئے بہتر نہیں ہیں؟ جن کے سبب سے ہم اپنے آپ کو ہر قسم کی بدیوں سے بچا سکتے ہیں۔ اور خاص کر تکبر اور غصہ کی بلا سے بچے رہیں جو زوال اور گرنے کا بڑا سبب ہے۔

کاڈرے۔

مفید کہانی

کیا وجہ ہے اس کے گرجہ آنے کی

گذشتہ سے پیوستہ

وہ کسی کام کے لئے سینڈرو کے کمرے میں گئی۔ اور وہاں ایک انجیل اُس کے بستر میں پائی۔ اُس انجیل کو دیکھتے ہی اُس کی ماں کا غصہ بھڑکا اور مسیحی مذہب پر لعنت کرنے لگی۔ اور بولی کہ اے سینڈرو تو بھی میری جان کے لئے عذاب ہونا چاہتا ہے۔ رو رو کر اس سے کہا کہ اپنے باپ دادوں کے ایمان سے نہ گمراہ ہو میرے لئے پُرانا ایمان جو گھر کی اور خاندان کی برکت ہے۔ اپنا ایمان نہ تبدیل کر اور اپنے بھائی شنرو کی طرح منصرف نہ ہو۔ پر سینڈرو نے اپنی ماں کی باتیں خاموشی سے سنیں اور کچھ پرواہ نہ کی اور اتوار کی شام کو گرجہ میں جاکر ایک دفعہ خادم الدین کے پاس کھڑا ہوا اور مسیحی ہونے کا اقرار کیا۔ وہ نہ۔ پا خادم الدین مارے خوشی کے چلا اٹھا کہ سینڈرو مسیح کا شاگرد ہوگیا۔ یہ خبر اس کی ماں کو ملی۔ وہ غصہ میں بھری ہوئی پادری کے گھر آئی اور بڑی غضبناک ہوئی اور اگر اس وقت اس کے بیٹے اس کو مل جاتے تو اُن کو لہو لہان کرڈالتی۔ پر اس پادری کی نوجوان بی بی نے بڑی اُلفت اور سنجیدگی سے اُس کو خاموش کرایا۔ اور کہا کہ آپ کے دونوں بیٹوں نے ہمیشہ کی زندگی حاصل کی ہے۔ اور اب وہ آپ کے لئے بڑی تسلی کے باعث ہونگے۔ آپ آزردہ نہ ہوجیئے۔ پر اس ماں کو ان باتوں سے تسلی نہ ہوئی۔

باقی دارد

کرانچی میں جو آگ لگی تھی وہ کئی روز تک زور پکڑتی گئی اور اندیشہ تھا کہ شاید کل شہر جل جاوے۔

پھولوں کی کیاری

نجات دہندہ کے کام

---

(۱) خداوند نے مجھے مسیح کیا تاکہ میں حلیموں کو خوشخبری دوں۔

(۲) اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں ٹوٹے دلوں کو درست کروں

(۳) قیدیوں کے لئے چھوٹنے اور بندھوؤں کے لئے قیدخانہ سے نکلنے کی منادی کروں۔

(۴) کہ خداوند کے سالِ مقبول کا اور ہمارے خدا کے انتقام کے روز کا اشتہار دوں۔

تاکہ

وہ سب جو غمزدہ ہیں تسلی حاصل کریں۔ یسعیاہ $\frac{61}{1-2}$

ایک خاص رعایت

آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام

حضور پرنور وقیصر ہند کی صحت پر ایک نادر رعایت یہ موقعہ کھونا چاہئے۔ دیسی Orpington سے انگلش کراس ہا سفید آرپنگٹن نسل کے مرغے جو لحاظ خوبصورتی اور انڈے دینے کے مشہور ہیں۔ ان کے انڈے کلکتے اور دیگر جگہوں سے بارہ روپے درجن درجہ اول اور چھ روپے درجن درجہ دوم سے کم پر کو دستیاب نہیں ہو سکتے۔ ہم درجہ اول کے انڈے جو تازہ ہوں مبلغ تین روپے فی درجن درجہ اول اپ ہم پہونچا سکتے ہیں کرایہ اور محصول بذمہ خریدار۔ اگر مرغے اور مرغیاں بھی لینی منظور ہوں تو ذیل کے پتہ پر خط وکتابت ہوسکتی ہے۔ اس نسل کی تعریف میں ہم سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ کہ آزمائش ایک دفعہ کی ہمیشہ کے لئے بہترین تجربہ ہے۔ یہ مرغیاں اچھے

[illegible]

مراسلات

سیمی مورس یعنی روح القدس کے نئے اعمال

گزشتہ سے پیوستہ

اس پر اس کے ہمراہی نے روپے مانگے۔ سیموایل نے بلاتامل جواب دیا کہ اس وقت سے لیکر شیفن میرٹ میرا سب خرچ اُٹھائیگا۔ میں نے کہا بہت اچھا اور اس کے ہمراہی کی اُجرت دے دی۔

پھر میں تو مجلس کو چلا گیا اور سیموایل مشن گھر کو۔ اس اثنا میں مجھے اس کی یاد نہ رہی۔ جب ساڑھے دس بجے مکان کو واپس آیا اور کنجی سے دروازہ کھول رہا تھا تو سیموایل مورس یاد آگیا۔ میں پاک رشن گھر کو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ چبوترہ پر ہے اور ستر آدمی اس کے چوگرد مُنہ کے بل پڑے ہیں۔ وہ اُن کو ابھی یسوع کے پاس لایا تھا اور وے اس کی معافی کی رحمت کے واسطے خوشی منا رہے تھے۔ ایسا نظارہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہ دیکھا تھا۔ یہہ سیاہ فام شکل اور اُس کے ہمراہی روح القدس کی فی الواقعہ ایک حیرت انگیز تصویر دکھا رہے تھے۔

ناظرین خیال تو کرو۔ ایک حبشی بے ڈھنگا ناشائستہ اور ناخواندہ تھا۔ مگر پاک روح سے موثر اور معمور اور اس کی قوت سے تحریک پاکر ملک امریکہ میں آتے ہی پہلی رات کو اس نے عمانوایل کے واسطے قریب بیس جانوں کو بچایا۔ اس کے خرچ وغیرہ کے لئے اب مجھے ذرہ تکلیف نہ ہوئی۔ وہ تو خداوند کے ممسوحوں میں سے ایک تھا۔ یہہ جمعہ کا روز تھا۔ سنیچر کو وہ لوگوں سے ملاقات کرتا رہا۔ سبت کے دن میں نے اُس سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ہمراہ سبت مدرسہ کو چلو۔ میں اُس کا مہتمم ہوں۔ اور ممکن ہو کہ تم سے درس دینے کی درخواست کروں تو اُس نے جواب دیا کہ میں تو کبھی کسی سبت مدرسہ میں نہیں گیا۔ مگر خیر کچھہ مضائقہ نہیں۔ جس وقت ہم مدرسہ میں آئے تو میں نے خندہ پیشانی سے اُس کی ملاقات اوروں سے کرائی۔ کہ یہہ سیموایل مورس ہے جو ملک حبش سے روح پاک کی نسبت مجھ سے بات چیت کرنے کو آیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ اُس نے کیا جواب دیا۔ مگر مدرسہ کے سب بچے ہنس پڑے۔ جب اس نے تقریر شروع کی میں مجبوراً چند لمحوں کے واسطے اور طرف متوجہ ہو گیا لیکن جس وقت میں نے پھر کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارے نوجوان میز کے گرد کھڑے رو رہے اور ٹھنڈی سانسیں بھرتے تھے۔ مجھے یہ پتہ نہ لگا کہ اُس نے کیا تقریر کی۔ مگر روح پاک کی حضوری اور اُس کی آشکارہ قوت ایسی محسوس ہوتی تھی کہ کل مکان اُسکے جلال سے معمور ہو گیا۔ باقی داشتہ

چک نمبر ۲ء میں کرسمس ڈے

۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء کو بڑے دن کے موقعہ پر خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کی خوشخبری غیر مسیحیوں تک پہونچانے کا ایک بہت عمدہ اور کارگر طریقہ۔

معزز ناظرین اس سال میں چک نمبر ۲ء میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کا دن بڑی دہوم دہام سے منایا گیا چک نمبر ۲ء کی کرسچن اُمید سوسائٹی نے ۲۴ دسمبر روز منگل کی شام کو اپنی ڈھولکی کھڑتال اور چھینے سے رات ۱۲ بجے سے لیکر صبح ۸ بجے تک تمام مسیحیوں کے گھروں میں اپنے خداوند یسوع مسیح کی تعریف کے گیت گاتے رہے۔ اور جس مسیحی کے گھر پر یہہ پارٹی جاتی تھی۔ وہ آگے ہی سے ان کی خاطر کے لئے تیار پائے جاتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام مسیحی لوگ آج اپنے نجات دہندہ کی خوشی میں سوئے نہ تھے۔ تمام بچے اور مرد اور بہنیں اپنے نجات دہندہ کی خوشی میں بشاش پھرتے تھے اور گاؤں کے زمیندار گانے والی پارٹی کو بلاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ ہمارے گھروں میں آکر گیت گاؤ۔ چنانچہ ایک زمیندار سردار ہرنام سنگھ نے گانے والی پارٹی کو اپنے گھر پر بلاکر بڑی خوشی سے خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کی تعریف سنی اور اپنی دیسی مٹھائی۔ بیٹے گو پارٹی کو دیا اور تمام مسیحی گھروں میں یہ پارٹی گاتی پھرتی تھی اور بعض مسیحی بھائی پارٹی کو بڑی خوشی سے اپنے گھر پر ٹھہرا رکھتے تھے۔ اور درخواست بھی کرتے تھے کہ ہمارے گھر پر دعا بھی کرکے جاؤ اور ۲۵ دسمبر کی صبح کو ۱۲ بجے بندگی کا وقت مقرر تھا۔ اور گرجا کی جگہ بڑی خوبصورتی سے سجی ہوئی تھی۔ جس پر تقریباً ایک ہفتہ لگ گیا تھا۔ پونے ۱۲ بجے دن کے تمام مسیحی بھائی۔ اور بہنیں اور بچے بندگی کے واسطے آگئے تھے۔ اور بندگی میں آنے والے بھائیوں میں سے ایک بھائی نے جو چوہدری واسا وانے میز کی چادر لاکر بڑی خوشی سے میز پر ڈالدی۔ کیونکہ میز آگے ننگی پڑا کرتی تھی۔

۱۲ بجے دن کے کرسمس ڈے کی عبادت شروع ہوئی

پروگرام کرسمس ڈے چک نمبر ۲ء ۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء

عبادت کے شروع میں زبور ۵۴ حصہ دوسرا گایا گیا۔ اور بھائی رولو کے ساتھ دعا کی۔

مضمون ایلڈر رماں صاحب یسوع مسیح کی پیدائش پر غور کرنا زبور ۴۲ گایا گیا۔

مضمون ایلڈر دھرتال صاحب یسوع مسیح کی پیدائش پر غور کرنا زبور ۳۴ گایا گیا۔

مضمون ایلڈر لہنا مل صاحب سلامتی کا شہزادہ زبور ۸۴ گایا گیا۔

مضمون ایلڈر واساول صاحب سلامتی کے شہزادے کی بادشاہت آخر نہ ہوگی۔ زبور ۱۲۲ حصہ پہلا گایا گیا۔

اور سب بھائی جنہوں نے مضمون دیئے گاؤں کے ان پڑھ بھائی ہیں۔ جنہوں نے بڑی دلیری سے اپنے خداوند یسوع مسیح کی گواہی دی۔

آخر میں ۱۲۲ زبور حصہ دوسرا گایا گیا۔

پاسٹر کی نصیحت اور دعا سے عبادت ختم ہوئی۔

عبادت میں ۶۰ مرد ۔ عورتیں ۴۵ ۔ بچے ۴۴ حاضر تھے ۔ اور ہندو مسلمان ۱۴ حاضر تھے ۔

عبادت ختم ہونے کے بعد سب کو بتاشے بانٹے گئے ۔ اور ایڈہ ورتھ مل صاحب نے اپنے پاسٹر کو ایک پگڑی انعام میں دی ۔ اور بھائی روڑامل نے ایک چادر انعام دی ۔

سو میری ناظرین نورافشاں سے عرض ہے کہ اس تجویز کو جو بہت کارگر ثابت ہوئی ہے ۔ مدنظر رکھیں اور اگر ممکن ہو تو اس سے بھی بہتر تجویز نکال کر اپنی اپنی جگہوں اور گاؤں میں بڑے دن کے موقعوں پر خاص طور سے ایسا ہی کیا کریں ۔ کیونکہ یہہ ایک اعلےٰ اور نیا طریقہ ہے ۔ خداوند کا شکر ہے کہ اُس نے ہمارے اس کام میں بڑی مدد اور دلیری دی ہے ۔ اور اُس کی تعریف اور ستائش ہمیشہ تک ہر فرد بشر سے کیجاوے ۔ آمین ۔ ثم آمین ۔ فقط پاسٹر بابو ناصر چک نمبر ۲۰ گوگیرہ ۔ ضلع منٹگمری پنجاب لائل پور

جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیم ۔ مسٹر دھرمپال صاحب کا رسالہ اندر بابت ماہ نومبر ۱۹۱۲ء جس میں ”وید اور سوامی دیانند“ کا مضمون درج ہے ۔ بندہ کے ملاحظہ سے گزرا ۔

ناظرین نے حضرت مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی کا تھوڑے عرصہ کے بُت پرست اس واسطے بنایا تھا کہ اس کے ہاتھ سے سومناتھ کا بُت تُڑوا دے (تبلیس کا فرشعم چند ونوی) مسلمی

ہم یقین نہیں کرتے کہ مولوی عبدالغفور صاحب بی ۔ اے کا آریا بننا اور اسلام کے خدا اور رسول کے برخلاف ۔ ترک اسلام اور تہذیب الاسلام وغیرہ کتابیں لکھنا ۔ وید سیکھنے کے لئے ایک فریب تھا ۔

مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ مسٹر دھرمپال کے قلم نے وہ زبردست کام کیا ہے جو اسلام کی بُت شکن تلوار نہ کر سکی ۔ یعنے ویدوں کی موت کی بنیاد ہندوؤں کے دلوں سے اکھاڑ ڈالی

آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو

جب ڈربہ ہی پھونک دیا تو مرغی کہاں رہیگی؟

اور جب تک شاستری دان وید کے عالم ۔ دیانندی صاحبان مسٹر دھرمپال کی بات کو عدالت میں جھوٹا نہ ثابت کریں ۔ سوامی دیانند کی روح روتی رہیگی کہ

کس نیاموخت علم تیر از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

اب ضروری سوال یہاں پر یہہ ہے کہ جب ہندوستان کے لوگ بُت پرستی اور وید پرستی کی قید سے چھوٹ جائینگے تو کیا بے دین اور شیطان کے لوگ بنینگے یا کبھی دوزخ سے چھوٹ کر خدا کو بھی ملیں گے ۔

اسلام کا شمس الدین قرآن کا حافظ معرفت کا اظہار یوں کرتا ہے کہ ۔

بانیچ کس نشانے زاں دلستاں ندیدم
یا من خبر ندارم یا او نشاں ندارد

اور اُس کی روح کی کشتی نجات کا شہد ڈھونڈھتی ڈھونڈھتی ماہ رمضان کی ، تاریخ کی جہالت کی تاریکی میں کہیں وہمیات کی جھیل میں جا پھنسی ہے ۔ اور چلّا رہی ہے ۔

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں ہائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ہا ۔

اے ہندوؤ ہم آج آپ کو وہ خوشخبری دیتے جو اُنیس سو برس گذرے کہ ایک فرشتے نے آسمان پر سے آکر یہودیوں کو دی تھی فرشتے نے اُن سے کہا ۔ مت ڈرو نہیں ۔ کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری اُمت کے واسطے ہوگی ۔ کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا یعنی مسیح خداوند“ لوقا ۲ باب ۱۱ آیت

” خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے ۔ کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے ۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے “۔ یوحنا ۳ باب ۱۶ آیت

”راہ اور حق اور زندگی میں ہوں ۔ کوئی بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس آ نہیں سکتا ہے “۔ (یوحنا ۱۴ باب ۶ آیت

بندہ رسالہ شارت مقدس کی توحید میں دکھا چکا ہے کہ قرآن کے مفسر مولویوں کی عقل کی آنکھوں میں معرفت کا نور نہیں ۔

بڑی مہربانی اگر مسٹر دھرمپال صاحب ویدوں سے دکھادیں کہ ہندوؤں کو خدائے واحد کی ذات کی حقیقت کیا معلوم ہے ۔

آپ کا خادم برخوردار خاں ۔ سول سرجن ۔ چمبہ ۔

نظارہ لعنت اور نشان صلیب

(در جواب خُدا کی لعنت اور کسر صلیب)

قول انجیل مسیح نے ہمارے لئے لعنتی بنکر اور ہمیں حل یکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا ۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے ۔ گلتیوں ۳-۱۳

چونکہ مسیحیوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح بے گناہ کو انسان یہودیوں نے وہ سزا دی جو کسی گنہگار یعنی خدا کے لعنتی کو سزائے صلیب دینا جائز تھی ۔ اور کسی غیر قوم کا یہ باطل خیال ہے کہ مسیح مصلوب ہو کر تین دن کے واسطے لعنتی ہوا ۔ بلکہ مسیح تین دن کے واسطے نیک روحوں کے پاس عالم ارواح (بہشت) میں گیا مسیح انسانوں کی جانب سے لعنتی بنا نہ کہ خدا کی جانب سے اور چونکہ مسیح کے لعنتی بننے کی بابت غیر قوموں میں سخت غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے ۔ جس کا ثبوت ایک اشتہاری پرچہ بعنوان ” خدا کی لعنت اور کسر صلیب “ از کلمات طیبات مسیح موعود علیہ السلام انجمن احمدیہ سہارنپور ہے ۔ اس لئے مناسب جانا کہ صحیح تعلیم لکھکر عوام الناس کو راہ راست پر لایا جاوے ۔ چنانچہ توریت پیدائش کے تیسرے باب سے ہم یہ سیکھتے ہیں ۔ کہ آدم نے اپنی ہی مرضی سے

شیطان کا حکم مانا اور یہی گناہ ہوا یعنی ثمر ممنوعہ کھالیا۔ اسی سبب سے آدمؑ خدا سے دور بھی سمجھا گیا۔ اور (۲) شیطان کا ساتھی مانا گیا۔ اس واسطے خدا نے حوا اور آدم کو کہا کہ زمین تیرے واسطے لعنتی ہوئی یعنی دنیا میں رہ کر تم تکلیفیں اٹھاؤ گے جن میں ہم کل بنی آدم شریک ہیں۔ کیونکہ سب ہی گنہگار ہیں۔ اور انجیل بھی بتلاتی ہے کہ گناہوں کے سبب سے خدا کا غضب نافرمانی کے فرزندوں پر نازل ہوتا ہے۔ کلسیوں ۳: ۶ نیز یہ کہ جو شخص گناہ کرتا ہے۔ ابلیس سے ہے کیونکہ ابلیس شروع ہی سے گناہ کرتا ہے۔ ایوحنا ۳: ۸ اور سب نے گناہ کیا ہے۔ کوئی نیکو کار نہیں ایک بھی نہیں زبور ۱۴: ۳ اور یہی شہادت محمدی مذہب میں اس حدیث سے ملتی ہے کہ "روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کل بنی آدم خطاکار ہیں" مظاہر الحق جلد دوم اور بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کسی کو بہشت میں اس کا عمل نہیں داخل کرنے کا۔ اصحاب نے کہا اور نہ آپ کو بھی یا رسول اللہ۔ حضرت نے فرمایا مجھ کو بھی میرا عمل بہشت میں نہ لے جائیگا۔ مگر یہ کہ خدا مجھ کو اپنے فضل اور رحمت میں ڈھانک لیوے۔ مشکوٰۃ الانوار۔ اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نہیں مگر اُس کے ساتھ ایک شیطان اور اُس کا ساتھی ہے نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اُس کا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میرے ساتھ بھی ہے۔ الخ (تحکم تاثیر صحبت کا اثر مشکوٰۃ الانوار) پس انہیں مفہوم کو اہل لغات نے خدا کے لعنتی کے مفہوم میں شیطان بنجانا اُس کے اندر مسخ ہونا وغیرہ بیان کیا ہے جیسا کہ خدا کی لعنت اور کسر صلیب والوں نے چھپایا ہے۔ لیکن جس کو شیطان نے مس بھی نہیں کیا۔ یعنے بے گناہ کے حق میں ایسے مفہوم کا خیال بھی پیدا کرنا خود ہی لعنتی ہو جانا ہے۔ مسیح نے کہا کہ کون تم میں گناہ ثابت کر سکتا ہے۔ اور اسی طرح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی لڑکا ایسا پیدا نہیں ہوتا۔ مگر کہ شیطان اُس کو چھو لیتا ہے۔ سو وہ رو اُٹھتا ہے چلاکر شیطان سے۔ مگر مریم کو اور اُس کے بیٹے (مسیح) کو شیطان نے ہاتھ نہیں لگایا۔ مشکوٰۃ الانوار اور سورہ آل عمران کی ۳۶-۳۷ آیت سے مفہوم ہے کہ خدا نے مریم اور اس کی اولاد کو برگزیدہ کیا تمام عالموں پر مردود شیطان سے۔ اب سوچئے کہ مسیح شیطان کے ساتھی وغیرہ ہونے میں قطعی مفہوم نہیں ہو سکتے۔ مسیح تو صرف انسانوں کی جانب سے لعنتی بنے ہیں نہ کہ خدا کی جانب سے جو کہ دونوں امور آپس میں متضاد ہیں۔

خلاصہ کلام خدا کا لعنتی وہ ہے جس کے ساتھ ساتھ شیطان ہے اور گناہ بھی کیا ہو۔ مگر انسانوں کا لعنتی بیگناہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً توریت میں لکھا ہے کہ جو خدا کو لعنت کہیگا وہ اپنا گناہ (سزا) اُٹھائیگا۔ ۲۴: ۱۵ یہاں پہ خدا لعنتی بیگناہ کو بعینہٖ یہی حال گنہگار یہودیوں کا خداوند مسیح کیساتھ ہوا۔ یعنی یہودیوں نے بڑی لعنت کا جھوٹا فتویٰ دیکر مسیح کو صلیب دی مسیح نے انسانوں کی ساری لعنتیں اپنے اوپر برداشت کرلیں اسی کا نام ہماری جانب سے لعنتی بنتا ہے نہ خدا کی جانب سے لعنتی ہونا۔ نیز یہ کہ ہمارا استحقاق بھی نہیں کہ ہم کسی کو نفس الامر میں لعنتی بنادیں۔ اگر بناتے ہیں تو خود گناہ کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے لعنت کرنے سے لعنتی کے اندرون میں کسی قسم کا تغیر یا شیطان کا ساتھی یا اس کے اندر مسخ نہیں ہو جاتا۔ یہ تو صرف وہی کر سکتا ہے جس کو شیطان اور دنیا پر دست قدرت ہو سو ایسا صرف خدا ہی ہے۔ مثلاً مولوی سید احمد صاحب شوکت نے یوں لکھا ہے کہ مردود قادیانی عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیکر دوزخ کا کندہ بنتا ہے۔ اور اپنے آپ کو جیسے مسیح سے بہتر بتلاکر دارالبوار کو اپنا مسکن بناتا ہے۔ ضمیمہ شحنہ ہند ۷ مئی ۱۹۰۳ء ا خفہ خبر نہ صفحہ ۷۸۔ کیا یہاں پہ مردود قادیانی کا مفہوم مردود شیطان کا ہو سکتا ہے؟ اور اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب مرحوم کیساتھ مباحثہ کے آخر میں یوں تحریر کیا ہے کہ "اگر میں جھوٹا (مسیح) ہوں تو میرے لئے سولی طیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو" اخذ جنگ مقدس روئیداد جلسہ مباحثہ جون ۹۳ء صفحہ ۱۸ یہاں غور فرمائیے کہ عیسائیوں نے ان کو اب تک جھوٹا ثابت کر رکھا ہے۔ اس واسطے مرزا صاحب بقول خود عیسائیوں کے نزدیک لعنتیوں سے زیادہ لعنتی بن رہے ہیں۔ اس جگہ ہم ان کے واسطے لعنتی کا کیسا مفہوم لیویں۔ ناظرین مہربانی سے ذرا سوچ کر دیکھئے۔ صرف کہتا ہے کہ معترضین لعنت بھی پائے معروف نسبتی سے لعنتی بنجاویں گے۔ پھر اس لعنتی کا مفہوم اردو کے لغات طیلبات مسیح موعود علیہ السلام اپنے دلوں میں کیا سوچا لیں؟ شرم شرم۔

دیکھو یسوع مسیح کو بے گناہ یہودیوں نے اپنی غرض سے جھوٹا نبی سمجھ کر لعنتی کی طرح سزا (صلیب) دی۔ مگر ایک سچے نبی کا ایسی سزا کو برداشت کرنا بعید سے خالی نہیں ہے۔ اور یہی مسئلہ کفارہ کی بنیاد ہے۔ اور اسی پر مسیحی مذہب پتھر کی طرح قائم ہے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا ہے جو مسیح کی صلیب کے مقابل ٹھہر سکے۔ قول انجیل پس میں تمہیں جتاتا ہوں کہ جو کوئی خدا کی روح کی ہدایت سے بولتا ہے۔ وہ نہیں کہتا کہ یسوع ملعون ہے اور نہ کوئی روح القدس کے بغیر کہہ سکتا کہ یسوع خداوند ہے ۱ قرنتھیوں ۱۲: ۳

الملتمس خاکسار۔ جگموہن سنگھ کیٹی کسٹ ایس۔ پی۔ جی مشن رڑکی۔

ضرورت

لودیانہ محلہ باغشمی کے غریب لوگوں کی تعلیم کے لئے دو ایک سرگرم تجربہ کار استادوں کی ضرورت ہے سائل پرائمری پاس اور گانے بجانیوالے ہوں۔ خدمت یہاں ممبری کی ہوگی۔ تنخواہ ماہواری صرف پندرہ روپیہ مکان مفت بشرط پسند درخواست مجھ مشتہر کے پاس کریں۔

المشتہر:- پادری اے۔ بی۔ گولڈ سائے۔ پی مشن۔ لودیانہ

فرقہ بندی

ناظرینِ نور افشاں۔ معروض ہوں کہ کم سے کم پڑھتے اور بتے وقت اپنے خیالات کو زیادہ وسیع ہونے دیجئے۔ اور گرہ سچائی اور آزادگی میں پرواز کیجئے۔ اور سچائی کی داد دیجئے۔

ممکن ہے کہ بعض اور زبردست وجوہات سے آپ میں قائلیت موجود ہووے۔ شاید اُس کی تقلید میں کسی طرح کا مالی وخیالی نقصان ہو۔ مگر ایسی قائلیت کوئی قائلیت نہیں ہے۔ بر ضد ثابت ہوتی ہے۔ کہ اندرونی و باطنی طور پر تو آپ کا دل کلامِ مقدس کی حمایت میں سچائی پر گواہی دیتا ہے۔ مگر دوسرے پہلو پر اس کا انکار ثابت کرتا ہے۔

کیا یہ سچ ہے؟ کیا یہ مناسب ہے؟ اب مختصر طور پر چند ایک خیالات عرض کئے دیتا ہوں۔

فرقہ بندی کی ہمارے ملک ہند میں ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ خداوند کی طرف سے نہیں ہے۔ بلکہ انسانی تجویزوں سے جاری ہوئی ہے۔ اور اس سے تفریق اور تقسیم جاری ہوتی ہے۔ اور جدائی واقع ہوتی ہے۔ جو کہ نسل شیطان ہے۔ اس کی قائلیت قریب قریب ہر ایک مسیحی میں موجود ہے۔ گو فرقہ بندی کے لحاظ اس کے ماننے میں چند اں سرگرم نہیں ہیں۔ بلکہ ہر ایک اسی کوشش و کھینچا کھانچی میں لگا ہوا ہے۔ کہ اپنے فرقہ کی حدود کا دائرہ محکم و مضبوط کرے۔ مگر یہ ارادہ آلہی نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ ہم سب ایک ہی گلہ ہوں جس کا ایک ہی گڈریا ہے۔ ہمارا ایک ایمان۔ ایک بپتسمہ۔ ایک روح۔ ایک خدا جو باپ ہے۔ وغیرہ

ارادہ آلہی اور رضا ربی کی تقلید میں خدا کی عزت و تمجید ہے۔ اس کے خلاف ذیل کے نقصانات وقوع میں آتے ہیں

(۱) اس سے تفریق و تقسیم بڑھتی ہے۔ جس سے ذلالت پیدا ہوتی ہے۔ اور خطرہ زائل ہوئیگا ہے۔

(۲) تعصب بڑھتا ہے اور ایک دوسرے کے خلاف ضد پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ علاقہ بار میں بعض مسیحیوں کا حقہ پانی بند کر دیا گیا۔ اور اُن کے ساتھ کھانا پینا ناجائز قرار دیا گیا اس لئے کہ اُن کے نزدیک وہ کسی غیر سوسائٹی کے ممبر ہو گئے۔ کیا سخت تعصب ہے! جو کہ شیطنت سے وقوع میں آتا ہے

(۳) دیسی اور پردیسی مبشروں کی بے قدری ثابت ہوتی ہے کیونکہ مبشر جب ایک فرقہ سے ملازمت ترک کرتا ہے۔ یا علیحدہ کیا جاتا ہے۔ تو وہ کسی اور سوسائٹی میں ملازمت دینی اختیار کر لیتا جس سے اُن کی مذہبی تفریق و تقسیم کی پابندی نہیں رہتی۔ مگر محض ملازمت ثابت ہوتی ہے۔

(۴) فرقہ بندی کی تائید میں سپروی کرنا۔ خدا کے کلام کے بالکل برعکس ہے۔ جس سے بدنامی و بے عزتی ہے۔ اور خداوند جو کہ صلیب سے جدائی کے پردہ کو دور کرتا ہے اور یگانگت کے مسئلہ کو اپنے مبارک لہو سے مہر کر دیتا ہے۔ اپنے شاگردوں کو "بھائی" اور ایک ہی نام سے بلاتا ہے۔ وہاں "پریسبٹیرین" "میتھوڈسٹ" "سلویشن آرمی" "چرچ مشن سوسائٹی" وغیرہ وغیرہ۔

(۵) مبشروں اور مناووں کے لئے ایک آزمائش ہے۔

عموماً اس قسم کا چرچا ہوتا ہے۔ کہ فلاں سوسائٹی یا چرچ میں تھوڑی تنخواہ دیجاتی ہے۔ یا اگر کسی طرح موقعہ ملے تو فلاں چرچ میں چلیں۔ کیونکہ وہاں تنخواہیں معقول ملتی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ نہیں اُس میں زیادہ قومی وذاتوں کی اونچائی و نیچائی پر خیال کرتے ہیں چلو کسی اور میں وغیرہ وغیرہ

(۶) فرقہ بندی کی تعلیم اصولاً غلط ہے۔ جو اس قسم کی قائلیت رکھتے ہیں۔ اور اس میں پڑے زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ گناہ کرتے ہیں۔ اور انجیلی مسئلہ یگانگت پر روا نہیں رکھتے۔ وہ پولوس رسول کے ان الفاظ پر غور کریں جو اُس نے قرنتس کی کلیسا کو کہے "تم ابھی جسمانی ہو۔ اسی لئے کہ جب حسد اور جھگڑا اور جدائیاں تم میں ہیں تو کیا تم جسمانی نہیں ہو اور آدمی کی چال پر نہیں چلتے؟ اس لئے کہ جب ایک کہتا ہے۔ کہ میں پولوس کا ہوں۔ اور دوسرا کہیں اپلوس کا ہوں تو کیا تم جسمانی نہیں ہو" جیسے آجکل کوئی کہتا ہے کہ میں ویسلین یا کمپلسٹ یا کالونسٹ وغیرہ) مطالعہ کے لئے دیکھئے اقرنتیوں ۳ باب ۳ آیات اور ۴ وغیرہ وغیرہ

خاکسار:- بی۔ ایم۔ چندا صاحب۔ لاہور۔

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

باب اٹھارہ

میاں:- گڈ مارننگ میری عزیزہ۔ تعریف ہو خداوند کی کہ مجھے نجات مل گئی۔ میں اتنا خوش ہوں کہ اپنی خوشی کا اظہار نہیں کر سکتا۔ اُٹھو آجکا دن خداوند کے لئے صرف کریں۔ یہ سبت ہی ہے۔ اور آؤ ہم خداوند کے تخت کے حضور حاضر ہوں۔ یہ خداوند کا دن ہے۔ چھوٹے چھوٹے پرند تو پہلے ہی سے اس کی تعریف میں مشغول ہیں۔ آؤ ہم بھی اُن کیساتھ مل کر شامل ہوں میری روح میں ایک طرح کا وجد ہے۔ لیکن یہ وجد کیا ہی سہانا ہے۔ یہ زمین بہشتی ہے۔ ایسا معلوم دیتا ہے کہ گویا آسمانوں پر سے پرے اُترتا ہے۔ اور ایسا میٹھا اور صاف و شفاف ہے کہ میری روح کو ایک خوش آواز باجا بنا دیتا ہے۔ صبح کا ستارہ نکل آیا ہے بڑے سفید تخت کی روشنی سے میری روح بھرپور ہو جاتی ہے ایسا معلوم دیتا ہے کہ گویا مجھے سورج کی روشنی کی ضرورت نہیں ہے۔ کون خیال کر سکتا تھا کہ انسان کے لئے ایسی ایسی خوشیاں موجود ہیں جیسی مجھے مل رہی ہیں۔

بیوی:- میری روح گویا خداوند کے سامنے سرنگوں ہے۔ میں اپنے عاجز دل کی شکرگزاری کو کیسے ظاہر کر سکتی ہوں۔ خداوند بھلا ہے۔ ہم بچ گئے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ ڈالکر ہم اپنے پیارے اور ہمیشہ کے گھر کی طرف سفر کرینگے۔ میں گویا دروازوں کو کھلے ہوئے دیکھتی ہوں۔ اور میں جانا چاہتی ہوں۔ یہ خوشی حد سے بڑھ کر ہے۔ لیکن عزیز میں ان مناووں کو کھانے کے لئے بلانا چاہتی ہوں۔ اگر آپ کو کچھ اعتراض نہ ہو

میاں:- اعتراض بالکل نہیں آپ جس کو چاہیں لائیں۔

بیوی:- کیا مسٹر سستھ کو بھی بلاؤں۔

میاں:- ہاں ہاں بے شک وہ خیال سب جاتے رہے



ہیں۔ میں اُسے پیار کرتا ہوں۔ اور میں اُسے ایسا ہی کہونگا۔ اور کرکے دکھاؤنگا۔

بیوی:۔ آج میٹنگ کا آخیر دن ہے۔

میاں:۔ شکر ہے خدا کا۔ اس کے ختم ہونے کے قریب قریب مجھے روشنی مل گئی۔

بیوی:۔ آج دوپہر کے بعد وہ بپتسمہ کی رسم ادا کرینگے۔

میاں: میری جان بیوی میں آپ کے ساتھ بپتسمہ لونگا۔ اوہ کیا ہی عمدہ بات ہے۔ مسیح کیساتھ دفن ہونا کیا عجیب بات نہیں ہے؟ دنیا کی نسبت مردہ اپنی نسبت مردہ۔ مر گئے گویا دفن کیا گیا مسیح میں نئی زندگی حاصل ہوئی۔ یہ ہے میری روح کا حال۔ وہ مناد جو مسیح کی آمد پر وعظ دے رہا تھا مسیح کی ہزار سالہ بادشاہت کی بابت بہت کچھ بیان کر رہا تھا۔ مسیح اب مجھ میں ہے۔ اور میری روح میں ہر وقت اس شخص کی نسبت زیادہ خوشی ہے۔ جس کو ہزار سالہ بادشاہت کا تصور ہی تصور ہے میری آنکھیں اب کھل گئی ہیں اور اب وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو پہلے ہرگز نہ دیکھی تھیں۔ میں پہلے کیسا اندھا تھا۔ میں اب میں اپنے تمام دل سے خدا کی خدمت کرونگا۔ میرا مطلب ہے کہ میں ہر ایک چیز کو جس کی زیادہ ضرورت نہیں ہے خداوند کے لئے بیچ دونگا۔ ہم اپنے اس کھیت کو بیچ دیں گے۔ بلکہ ہم سوائے اپنے اس گھر کے سب کچھ خداوند کے کام کے لئے دیدیں گے۔

بیوی:۔ ہاں مجھے بہت سی چیزیں پہنچی ہیں۔ یہ انگوٹھیاں چوڑیاں اور ہار میں اب لینا نہیں چاہتی۔ میں اپنی تمام غلطیوں کو درست کرنا مانگتی ہوں۔ یہ مجھے نہیں چاہئے۔

میاں:۔ ہاں ہم ان چیزوں کی صفائی کر ڈالیں گے۔ ہم اپنے خزانے آسمان پر جمع کرینگے۔ میں اپنی تمام غلطیوں کو درست کرونگا۔

بیوی:۔ ہمیں پریئر میٹنگ اور سنڈے سکول کا کام بھی شروع کرنا چاہئے۔

باقی دارد۔

روح القدس کی تلٹری ڈوری

گذشتہ سے پیوستہ۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کے ہر ایک بچے نے روح القدس سے بپتسمہ حاصل کیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ محاورات یعنے روح القدس کی بخشش کو حاصل کرنا۔ اور روح القدس کا بپتسمہ پانا۔ جو خدا اپنے کلام میں استعمال کرتا ہے ایک ہی معنے رکھتے ہیں۔ یسوع نے یہ کہکر اپنے شاگردوں کو پانی سے بپتسمہ دیا کہ اس پر ایمان لاؤ جو میرے بعد آتا ہے۔ وہ تمہیں روح القدس سے بپتسمہ دیگا یہی اُٹھے ہوئے مسیح کے بپتسمہ کی خاص خاصیت یہی تھی۔ جب یوحنا کی منادی سے لوگ خدا کی طرف پھرتے تھے تو وہ اُنہیں پانی سے بپتسمہ دیتا تھا لیکن جب لوگ اس انجیلی زمانہ میں مسیح کی طرف پھرتے ہیں تو وہ اُنہیں روح القدس سے بپتسمہ دیتا ہے۔ جہاں تک ہم یاد کر سکتے ہیں انجیل میں ایک بھی ایسی مثال نہیں ہے۔ جہاں روح القدس کے بپتسمہ کا ایماندار کے بعد کے تجربے کے طور پر ذکر کیا گیا ہو۔ رسولوں نے بار بار روح کا نیا مسح حاصل کیا۔ مگر روح القدس کا بپتسمہ ایک دفعہ کے بعد کبھی نہیں پایا۔ اور نہ کسی مرید نے نئی پیدائش کے وقت روح حاصل کرنے کے بعد کبھی بھی روح کا بپتسمہ پانے کا ذکر کیا ہے۔ وجہ صاف ہے بپتسمہ شاگردی میں لینے کی رسم تھی۔ یہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہوتے وقت ادا کی جاتی تھی۔ وقت کے لحاظ سے دونوں بپتسموں کی جگہ ایک ہی ہے۔ خواہ یوحنا کا پانی کا بپتسمہ ہو یا مسیح کا روح القدس کا بپتسمہ دونوں کے دونوں مسیحی زندگی کے شروع میں دیئے جاتے تھے بعد میں نہیں۔ اس لئے اب بھی جب روح کے بپتسمہ پر زور دیا جاتا ہے تو ہم سب اس خیال سے جو اُس کی تہ میں ہے متفق ہو سکتے ہیں۔ یعنے یہ کہ وہ اب تک نہ تو روح کی بھرپوری ہمارا پیدائشی حق ہے۔ لیکن یہ فقرہ کہ روح کی بھرپوری ہمارا پیدائشی حق ہے۔ اچھا فقرہ نہیں۔ کیونکہ جہاں تک ہم کو علم ہے۔ اُس قسم کا فقرہ کلام میں استعمال نہیں کیا گیا۔ اس واسطے اس سے لوگ غلطی میں پڑجاتے ہیں کیونکہ

ھو جاتے ہیں اور نہ انگوٹھی ہے۔ کیونکہ ایسی بھرپوری

ایک فقرے کی طرف ایسے معنے منسوب کئے جاتے ہیں جو خدا نے اس فقرے میں منسوب نہیں کئے مثلاً دو تقریر کرنے والے جب ایک ہی لفظ کو استعمال کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اس کے الگ الگ معنے کرتا ہے۔ تو اس سے بڑی گڑبڑی پھیل جاتی ہے اسی طرح اس بڑے مضمون کا حال ہے۔ اور یہ معاملہ بہت ہی صاف ہوجائیگا۔ اگر ہم اس سچائی کے متعلق خدا کے کلام کا نہ صرف مطالعہ ہی کریں۔ بلکہ اس کے بیان کرنے میں الفاظ مثلاً روح القدس کی بخشش "قبول کرنا" اور بپتسمہ جو خدا نے اپنے الہامی کلام میں استعمال کئے ہیں استعمال کریں۔

درحقیقت روح القدس کا پانا ایک قسم کی شرائط پر مبنی ہے۔ اور روح القدس کی بھرپوری دوسری قسم کی شرائط پر۔ چونکہ ہم نے بھرپوری نہیں پائی ہے۔ اس واسطے ہم اس نتیجے پر پہنچ جاتے ہیں کہ ہم نے اس کو حاصل ہی نہیں کیا۔ سچائی تو یہ ہے کہ ہمیں ہمیشہ کے لئے اس امر کو قبول کرنا چاہئے کہ ہم نے اس کو حاصل کرلیا ہے۔ اور اُس کی بھرپوری کے بھید کو جاننے کی کوشش کریں پیارو اور زیادہ دیر تک تم روح القدس کی بخشش کو حاصل کرنے کے لئے دعا مت کرو بلکہ چاہئے کہ تمہارے ستائش سے بھرجاویں کیونکہ تم نے اس کو حاصل کیا ہے۔ اور وہ تم میں بستی ہے۔ اس کے متعلق خدا کے کلام کے بیانات کو بار بار پڑھو اور غور سے پڑھو اور اس خوشی اور سلامتی کے تجربوں کو جو تم کو اس وقت حاصل ہوئے جبکہ روح القدس تم کو ملی تھی۔ یاد کرو۔ غور کرو کہ خطوں میں بار بار یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایماندار خدا کی ہیکل یعنے وہ پاک جگہ ہے جہاں روح بستی ہے۔ یاد رکھو کہ وہ جو خدا کیساتھ ہے پختہ بنیاد پر کھڑا ہے۔ کاشکہ کوئی چیز تمہارے اس اعتماد کو جو تمہارا اس امر کی نسبت ہے ہلا دے۔ اور اگر کوئی چیز تمہارے اس اعتقاد کو ہلا دے تو بار بار اس کے اس کلام کو دہراؤ کہ تم روح القدس کی ہیکل ہو جو تم میں ہے اور تم خدا کے ہو اور دہراتے رہو جب تک کہ یہ جلالی سچائی تمہارے دلوں پر نقش نہ ہو جاوے

باقی آئندہ

مضامین

براوری

گزشتہ سے پیوستہ۔

نیا عہدنامہ براوری کے مضمون سے بھرا ہوا ہے۔ خداوند مسیح نے فرمایا بنی نوع انسان میں صلح وسلامتی ہو جس سے اس کا منشا یہ تھا کہ سب ہیں ایک دوسرے سے محبت اگر مسیحی مذہب کی صفت ایک لفظ میں پوچھی جاوے تو یہ کہا جا سکتا ہو کہ محبت۔ پر براوری کے اعتبار سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ آیا وہ شخص تائب ہے یا نہیں؟

گو مسیحی مذہب کو ہندوستان میں بہت عرصہ گزر گیا اب تک جو اتحاد براوری کا ہونا چاہئے وہ خاطر خواہ نہیں ہوا۔ جو لوگ ہندو مسلمانوں یا پارسیوں میں سے مسیحی ہو جاتے ہیں۔ ان میں بہتیرے ایسے ہیں جن میں قومی امتیاز اب تک باقی ہے۔ ملنے جلنے میں شادی بیاہ میں ربط ضبط میں بیوپار میں یہہ تفرقہ نظر آتا ہے جس سے آئے دن کلیسیا میں جھگڑے تنازعے تکرر نجیاں۔ کینہ وروزیاں ہوا کرتی ہیں جس کے باعث کلیسیا کی ترقی میں بڑا ہرج ہوتا ہے۔ ہم دعا کریں کہ خدا ہمیں ایسی توفیق دے کہ ہم کشادہ دلی سے ایک دوسرے کو پیار کریں۔ اور مسیحی خاندان کی قیمت جانیں اور اس کی قدر کریں تاکہ براوری مضبوط ہو۔

از پادری جوزف بہاری لعل۔ کیمپ اورنگ آباد دکن۔

ضرورت

۴

لائلپور میں زنانہ کام کے لئے ایک تجربہ کار عورت کی ضرورت ہو جوکہ انگریزی اُردو۔ پنجابی جانتی ہو سرٹیفکیٹ اچھے ہوں

پتہ :۔ مس میکالن۔ لائلپور

شعروسخن

غزل

مصنفہ جناب شاعر نکتہ سنج منشی الیاس داس صاحب رہسا دام اقبالہٗ

شعاع جلوۂ زیبا دکھا دیجئے دکھا دیجئے
مجھے اس ظلمت غم سے چھڑا دیجئے چھڑا دیجئے

طلب ہے ہوش کی وہ ہوش تیری رسم الفت ہو
محبت غیر کی دل سے بھلا دیجئے بھلا دیجئے

پڑا پھرتا ہوں ٹھکرایا ہوا میں کوئے حسرت میں
غرور راہِ استغنا دکھا دیجئے دکھا دیجئے۔

ہوا ہوں ہائے میں برباد دنیا کی محبت میں
مجھے تو اس کے ہاتھوں سے چھڑا دیجئے چھڑا دیجئے

تسلی کچھ تو ہو میرے دلِ مغموم کو پیارے
مجھے تو اپنے قدموں میں بلا دیجئے بلا دیجئے۔

خطا سرزد ہے مجھ سے تو سراپا لطف گستر ہے
کرم سے بخش دے میری خطا دیجئے خطا دیجئے

بنا ظلمت کدہ غم سے ہے یہ ویرانۂ خاطر
رہسا کے خانۂ دل کو بسا دیجئے بسا دیجئے

راقم :۔ الیاس داس رہسا

نامہ نگار۔ نورافشاں

از لاہور۔

نارتھ انڈیا کانفرنس کا سالانہ جلسہ شاہجہانپور میں ۳۰ فروری کو ہوگا اور ہم بہت کچھ ولایت کا حال سنیں گے۔

انتخاب الاخبار

ضروریات زندگی میں ہر طرف گرانی

ہندوستان کے تمام مہذب ممالک میں گزشتہ ۱۰ سال میں ضروریات زندگی کے اخراجات میں گرانی ہوئی ہے۔ مگر اجرتوں میں کوئی معقول ترقی نہیں ہوئی۔ برطانیہ فرانس۔ جرمنی آسٹریا۔ صوبجات متحدہ۔ امریکہ اور جاپان میں سے کئی ملکوں میں اس گرانی کی بابت تحقیقات ہو چکی ہے۔ امریکہ میں تو پارلیمنٹ سے اس تحقیقات کے لئے ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنے کی منظوری لی گئی۔ نیوزی لینڈ کی تحقیقاتی کمیٹی نے رائے دی ہے کہ تعلیم خاصکر صنعت کی تعلیم کو ترقی دینے سے اور ضروریات زندگی کا محصول معاف کرنے سے گرانی کا اثر بہت کم ہو سکتا ہے۔ افسوس کہ ہندوستان میں تحقیقات گرانی کی کمیٹی نے آجتک اپنی رپورٹ شائع نہیں کی۔ اس لئے یہہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس نے انسداد گرانی کے لئے کیا سبیل قرار دی ہے۔ (راجپوت گزٹ)

برقی نیند

جرمنی کے ایک ڈاکٹر ناگل سمتھ صاحب ان مریضوں کو جو بے خوابی میں مبتلا ہوں۔ مژدہ دیتے ہیں کہ ایسی برقی نیند لائی جا سکتی ہے۔ جو جب مرضی پیدا ہو سکے اور دور کی جا سکے۔ اب تک تو صرف خرگوشوں اور کتوں میں برقی نیند پیدا کی گئی تھی۔ لیکن ان تجربوں سے ان جانوروں پر کوئی مضر اثر نہیں پڑا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب موصوف کا خیال ہے کہ انسان پر بھی یہی عمل بغیر کسی خطرے کے کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اس نئے طریق سے جسم کے کسی ایک حصے سے درد رفع کیا جا سکتا ہے۔ اور ایک ایسی حالت

بھی پیدا کی جا سکتی ہے کہ جب تک برقی تہہ طاری ہے ہوئی کا چھینا تو درکنار ڈاکٹر کی نشتر کے چرکے کا بھی درد محسوس نہ ہو۔ (دی ٹریڈ ایڈورٹائز لاہور)

جرمنی و ٹرکی

رایٹر رقمطراز ہے کہ جرمنی نے بغنا پر کو اب یہ صلاح دی ہے کہ وہ اپنے مطالبات پر زیادہ اصرار نہ کرے۔ بلکہ یہ کوشش کرے کہ جلد صلح ہو جاوے اور ٹرکی نے دولہائے یورپ کے نوٹ کا جو جواب دیا ہے۔ اس کی بنا پر گفتگوئے صلح پھر شروع کی جاوے اسی قسم کی صلاح سر ایڈورڈ گرے صاحب بہادر وزیر خارجہ انگلستان نے بھی دی ہے۔ ممکن ہے کہ اب یہ قضیہ بہت جلد ختم ہو لیکن آثار تو یہ پائے جاتے ہیں کہ جب تک ایڈریانوپل کا حشر نہ ہوگا۔ فریقین صلح کے لئے رجوع نہ ہونگے۔

(ہندوستانی)

تاریخ ہند

ہم کو یہ خبر سنکر نہایت مسرت ہوئی کہ کیمبرج یونیورسٹی پریس نے یہ انتظام کیا ہے کہ کئی جلدوں میں مکمل تاریخ ہند قدیم زمانہ سے لیکر اس وقت تک کی شایع کی جاوے گی۔ چنانچہ پریس مذکور نے یہ کام پروفیسر ریلپسن صاحب۔ لفٹنٹ کرنل ہیگ صاحب و مسٹر تھیوڈور مارین صاحب کے سپرد کیا ہے۔ جو بحیثیت اڈیٹر اس کام کو انجام دیں گے۔ نیز خاص خاص حصص تاریخ مذکورہ ان ماہران کے زیر قلم کا نتیجہ ہونگے۔ جنھوں نے ہندوستان کی تاریخ کے مختلف اوقات کے متعلق تحقیقات کر کے معلومات یکجا کی ہیں ہم کو یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ سر دار ٹاٹا صاحب نے کیمبرج یونیورسٹی کو نقشہ جات اور تصاویر کا بہت بڑا ذخیرہ دیا ہے جو تاریخ ہند کی مختلف جلدوں کے ساتھ شائع ہوگا۔

(ہندوستانی)

مسلمان اور بائیکاٹ

اس ہفتہ میں دو جلسے مسلمانوں کے بائیکاٹ کی تائید میں ہوئے کلکتہ میں اکثریت خیال ابو القاسم مسند چکروتی صدر نشین تھے۔ علیگڈہ میں پریذیڈنٹ کے نام کا تذکرہ نہیں ہے۔ مگر لکھا ہے کہ علمانے فتوے بائیکاٹ کی تائید میں صادر کر دیا ہے۔ ہمارے خیال میں بائیکاٹ کا اعلان مسلمانوں کی جانب سے جو صاحب فرما رہے ہیں وہ اچھی خدمت اپنے ہم مذہب کی نہیں کرتے ہیں۔ بائیکاٹ اور سودیشی تحریک ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں۔ جو صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بائیکاٹ کے اعلان سے سودیشی تحریک کو مدد پہونچا دیں گے غلطی کرتے ہیں۔ سودیشی جوش ایک نتیجہ ہے۔ جذبہ قومی محبت کا اور بائیکاٹ کا نتیجہ ہے۔ نفرت اور حقارت کا ان دونوں میں کبھی میل نہیں ہو سکتا ہے۔ لہذا اگر سودیشی تحریک کو مدد پہونچانی ہو تو بائیکاٹ سے علیحدگی رکھنی مناسب ہے۔ (ن)

مصنوعی جھیل

ریاست میسور صوبہ مدراس میں واقع ہے۔ بلحاظ وسعت و آمدنی کے اس کا درجہ ہندوستان کی ریاستوں میں چوتھا ہے۔ یہاں بھی پارلیمنٹ کے اصول پر مدت سے قائم چلی آتی ہے۔ اس کا فرمانروا ہندو مہاراجہ ہے۔ بڑے بڑے لائق اور ماہر انجنیران یورپ اس ریاست میں ملازمت اختیار کئے ہیں۔ سونے کی کانیں بھی یہاں بے شمار پائی جاتی ہیں جن سے بھی کروڑہا روپیہ ہر سال آمدنی ہوتی ہے۔ ریاست کے ایک دیوان سر سشیادری مرحوم نے یہاں ایک جھیل بنانے کی تجویز کی تھی۔ جس کو دربار نے انجنیروں کے مشورہ سے منظور کیا۔ اس کے ایک جانب ۱۳۴ فٹ بلند بند باندھا گیا۔ تین طرف پہاڑوں کے اوٹ ہے۔ یہ مصنوعی جھیل دنیا کی تمام مصنوعی جھیلوں سے بڑی ہے۔ اس کے ذخیرہ آب سے آبپاشی کا کام لیا جاتا ہے۔ وہ کبھی ختم نہ ہوگا۔

(عام)

رسید زر سنہ ۱۹۱۳ء

ڈاکٹر جمیس شیفرڈ ۲ کاپی صہ پادری ڈبلیو لیتھم ۲ کاپی صہ مس ای ایم پیٹر ۲ کاپی صہ بابو فقیر عہ پادری و سیم عہ ڈاکٹر برخوردار خاں ۲ کاپی صہ پادری جے ڈبلیو ٹیکس عہ مسٹر این مل عہ ڈاکٹر خیر الدین عہ ریڈنگ روم (س) عہ مسٹر جی سیموایل عہ۔ پادری اے ای پال عہ ڈاکٹر اے برناس عہ مسٹر وارث الدین عہ بابو کرشتو چند عہ مسٹر ای ٹیلین سنگھ عہ مسٹر سید شاہ عہ۔ مسٹر ایس۔ ڈی بنجمن عہ ڈاکٹر جہاں خاں عہ مسٹر جی وینٹیورا عہ مسٹر پی تھارنی عہ مسٹر ڈی جی۔ بارلو عہ بابو بادا نصیر عہ منشی گرا ندتہ عہ مس ایچ مور عہ مسٹر کا یداس تیرجی عہ مسٹر ایم۔ ڈی۔ امرسن عہ پادری جی۔ ایچ۔ فرائے عہ مسز الفریڈ ہری سنگھ عہ مسٹر چارلس مارک عہ مسٹر بھگوان داس عہ پادری جیٹھا لعل بھیائی عہ لائبریرین وائی۔ ایم سی۔ اے عہ مسٹر کھانجی پریما بھائی عہ سپرنٹنڈنٹ ریڈنگ روم (گ) عہ پادری جان قلندر عہ مسٹر ای راجسن عہ مسٹر سی۔ اے نیوٹن عہ ڈاکٹر ہزاری لعل عہ سالم داد الہی عہ وارو غہ تعلقہ دار سنگھ عہ۔ پادری مہتاب عہ بابو عمر الدین عہ پادری جے۔ ایس سکاٹ عہ مسٹر جارج گیلاب عہ مسٹر پی۔ داس عہ مسز اے ایس عہ مسٹر بنجمن بدھ رام عہ مسٹر آر جے سالومن عہ سپرنٹنڈنٹ آر پی مشن عہ مسٹر نذیر احمد عہ ڈاکٹر کالو رام عہ مسٹر جے مارشل عہ بابو رحمت مسیح عہ سی۔ راسن سکولر عہ پادری اے ڈبلیو میکملن عہ بابو ہدایت اللہ عہ پادری اے طریچ ۲ کاپی عہ ڈاکٹر بریم مسیح ۲ ماہ عہ بابو حسین خاں عہ مسٹر عیسی داس عہ منشی اللہ دتا عہ ڈاکٹر میکاڈول عہ منشی دولت مسیح عہ مسٹر کرسپن عہ پنڈت لبھ داس عہ مسٹر موہن لعل عہ پادری ٹھاکر داس عہ مسٹر اے۔ ایف خلیل عہ پادری جے۔ ایچ واٹسن عہ ڈاکٹر ایس ولسن عہ پادری سیموایل جیوا عہ مسٹر ہاسی رام عہ مسٹر بی پال۔ عہ

حالات جاپان اُردو	۳ رو ۸ ر
شریف بیبیاں	۳ رو ۶ ر
چندر لیلا سادھنی " ۲ رو ۶ ر گورمکھی	۲ ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ ر
سیر ہند	عہ
بچوں کی پرورش	۱ ر
لیبوریٹری میتھڈ	۱ ر
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶ ر
دوسوال (ناننگ تعلیم کا رد از روئے فلاسفی)	۳ ر
سورج پرکاش ۴ رو ۶ ر مجلد	۱۲ ر
ملکہ آستر کا احوال باتصویر ولایتی	۶ ر
ملکہ روت کا احوال "	۶ ر
موسیٰ کا احوال "	۶ ر
وشنو کے دس اوتار	۲ ر
ویدک تصنیفات	۶ ر
اصلاح تمدن	۵ ر
اصلاح زراعت	۱ ر
صنعت و دستکاری	۲ ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۶ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی
تاریخ مذہب	۸ ر
تاریخ روم	۸ ر
تاریخ مصر	۸ ر
تاریخ یونان	۸ ر
مرقع روس	۸ ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ ر
حیات پولوس	۴ ر
حیات داؤد	۸ ر
راہ زندگی	۱۲ ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ ر
رامپیال سنگھ رومن اُردو	۸ ر
تلاش حق اُردو رومن اُردو ۳ ر و	۶ ر
دولت لازوال اُردو ۳ ر - ۵ ر -	۸ ر
رومن اُردو ۸ ر +	
عزت بے مثال اُردو ۳ ر - ۵ ر -	۸ ر
رومن اُردو ۸ ر +	
اصلاح اخلاق	۴ ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۱ ر
شادی کی بابت خیالات	۱ ر
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوتِ اسلام	۶ پائی
مسیح کا نمونہ	۸ ر

طریق دعا	۴ ر
مسیح کے خاص دوست	۸ ر
کشف الحقائق	۸ ر
بے گناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسمار الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
قران	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
یسوع مسیح	"
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر ۔ گوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ ۔ ڈی ۔ گریسولڈ	۲ ر

پتہ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری
صاحب آنریری سکریٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصل عرق کافور

ہیضہ گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہو اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصل عرق کافور ہے یہہ دوا ۲۹ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے یہہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد وغیرہ متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ر محصول ڈاک ۴ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے یہہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے بچوں کیلئے بہت مفید دوا ہے پیٹ پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ میں درد بدہضمی متلی اشتہا ضعیف ریاح کی علامات دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹرین بیوؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۷ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نو لکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لے کر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیاء

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں۔ قیمت عہ و ۲ +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر ۱۹۱۲ء کے ۲ فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکریٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۲
ہندوستان و پنجاب سے مع محصولڈاک پیشگی ۲
ہندوستان و پنجاب سے مع محصولڈاک مابعد ۳
غیر ممالک سے مع محصولڈاک ۳
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	عہ	ہے
چوتھائی کالم	عہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	ہ للعہ
پورا کالم	للعہ	ہ للعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ہے	۱۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں +

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگار کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط وکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنا چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خطوط سفر و نثر جیسے متفرق بھیجتے ہیں بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اگر نمبر صاحبان حاشیہ اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے کی وقت ہوتی ہے مضمون وار ہونا ضروری ہے + ایڈیٹر +

سی پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک ۳ فیس جماعت فی ۱۰ ہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان سے ہوں ۳ یا زیادہ ہوں کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرو ذل وکریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اعلیٰ درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا عہ سے عہ کرو ذل لہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

(پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی لیڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام مہوا گلی پلائڈ چھپا)